بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ

بے شک جن لوگوں نے پھوٹ ڈالی دین میں اور بن گئے شیعے تجھ کو ان سے کچھ واسطہ نہیں (الاعراف)

شیعہ

اثنا عشریہ رافضیہ

دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم ہیں

اکابر علمائے اہل سنت (دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث) کے متفقہ فتوے

مجاہدین ناموس صحابہ کرامؓ پاکستان

Scanned with CamScanner

فقہ جعفریہ

کی حقیقت کیا ہے ؟

ہم سو فیصد یقین کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ فقہ آئمہ کرام کی نہیں بلکہ دشمنانِ اسلام اور دشمنان اہل بیت کی ایک اختراع بلکہ سازش ہے جسے کذب و افتراء کے طور پر امام جعفر صادق سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ حضرت جعفر صادق اہل سنت تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ جب حضرت جعفر صادق مسند ارشاد پر فائز ہوئے تو خود بھی انہی مسائل کی تعلیم فرماتے تھے جن پر اہل سنت عمل پیرا ہیں۔ وہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، آذان، اقامت، عبادات، معاملات اور تمام امور زندگی میں اہل سنت کے مسائل ہی پر عمل پیرا تھے اور یہی دوسروں کو ارشاد فرماتے تھے۔ یہ فقہ جعفریہ کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے محض ملک و ملت کی عداوت اور پاکستان میں اسلامی نظام کو ناکام بنانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

نوٹ :- ملک کے صرف دو (۲) فی صد شیعوں کی طرف سے **تحریک نفاذ فقہ جعفریہ** اسلام کے خلاف ایک گہری سازش ہے اسے ناکام بنانے کے لئے **نظام خلافت راشدہ** کے قیام کے لئے بھرپور جدوجہد کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور وصیت) ارشاد فرمایا : "جو شخص میرے بعد زندہ رہے اور اختلاف کثیر کو دیکھے گا، ایسی حالت میں تم پر لازم ہے کہ میرے اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقہ کو مضبوط پکڑ لے اسی (طریقہ) پر بھروسہ رکھو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے رہو"۔ (مشکوٰۃ شریف)

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الاستفتاء

ہمارے ملک میں جو فرقہ شیعہ اثنا عشریہ ہے، یہ مسلمان ہے یا کافر اور ان کے ساتھ مناکحت جائز اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا اپنے جنازہ میں ان کو شریک کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز اگر شیعہ تعمیر مسجد کے لئے چندہ دینا چاہیں تو وصول کیا جائے یا نہیں..... بینوا و توجروا من عند اللہ۔

جواب

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ قطعاً خارج از اسلام ہیں، ہمارے علماء سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کما ینبغی معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہذا بعض محققین نے بنابر احتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھی، مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہ رہیں اور انکے مذہب کی حقیقت منکشف ہوگئی اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہوگئے۔

ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف ان کے متقدمین اور متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں اور ان کی معتبر کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں جن میں پانچ قسم کی تحریف قرآن بیان کی گئی ہے۔ ۱۔ کمی بیشی ۲۔ تبدل الفاظ ۳۔ تبدل حروف ۴۔ خرابی ترتیب ۵۔ خرابی ترتیب سورتوں، آیتوں اور کلمات میں بھی۔

پھر ان پانچ قسم کی روایات کے ساتھ ان کے علماء کا اقرار ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں اور تحریف قرآن پر صاحتاً دلالت کرتی ہیں اور انہی کے مطابق اعتقاد قائم ہے۔

Scanned with CamScanner

بانیانِ مذہب شیعہ نے جب سے اس مذہب کی بنیاد ڈالی ہے اب تک ان پر تین دَور گزرے ہیں ۔ دَور اوّل میں شیعہ کا کوئی بھی متنفس عدم تحریف اور کاملیت قرآن کا قائل نہیں تھا ، البتہ دورِ ثانی میں گنتی کے چار آدمی از روئے تقیہ عدم تحریف قرآن کے قائل ہوئے ہیں :

اوّل ۔ ابوجعفر ثانی محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی علامہ صدوق متوفی ۳۸۱ ھ

دوم ۔ شریف مرتضیٰ ابوالقاسم علی بن حسین بن موسیٰ بغدادی علم الہدیٰ متوفی ۴۳۶ ھ ،

سوم ۔ شیخ الطائفہ ابوجعفر محمد بن حسین بن علی طوسی مفسر متوفی ۴۶۰ ھ ، اور

چہارم ۔ ابوعلی طبرسی امین الدین فضل بن حسین بن فضل مشہدی مصنف تفسیر مجمع البیان متوفی ۵۴۸ ھ ۔ یعنی دَورِ ثانی ۳۸۱ ھ سے لے کر ۵۴۸ ھ تک صرف ۴ ر آدمی عدم تحریف کے قائل ہیں ، چونکہ ان کے اقوال محض بے دلیل اور روایات متواترہ کے خلاف ہیں ، اس لئے دَورِ ثانی کے شیعی علماء نے ان کو رد کر دیا ہے ۔ پوری تحقیق اس بحث پر میری کتاب تنبیہہ الحائرین اور الاول من المائتین میں ہے ۔ من شاء فلیطالعہ ۔

علامہ بحر العلوم فرنگی محل پہلے شیعوں کے مسلمان ہونے کا فتویٰ دیتے تھے مگر تفسیر مجمع البیان کے دیکھنے سے ان کو معلوم ہوا کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں ، لہٰذا انہوں نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا اور لکھا کہ قرآن شریف کی تحریف کا جو قائل ہے وہ قطعًا کافر ہے ۔ المختصر شیعوں کا کفر بر بنائے عقیدہ تحریف قرآن ہی محل تردید نہیں بلکہ علاوہ اس کے دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں مثلاً عقیدۂ بداء قذف ام المؤمنینؓ وغیرہ ۔

لہٰذا شیعوں سے مناکحت ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام اور ان کا چندہ ناجائز اور ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازوں میں شریک کرنا شرعًا قطعًا ناجائز ہے

سنی جنازہ میں یہ لوگ میت کے لئے بد دعا کرتے ہیں کما فی تفہیم ۔

فقط واللہ اعلم ۔

کتبہ محمد عبدالشکور فاروقی عافاہ مولاہ

از مدرسہ دار المبلغین لکھنؤ (ہند)

۲۔ شیعوں کا حضرت صدیق رض کی صحابیت کا منکر ہونا، حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ ام المؤمنین رض پر قذف (تہمت کرنا) کافر کرتا ہے، علامہ ابن عابدین لکھتے ہیں لا شك في تكفير من قذف السيدة عائشة رضي الله عنها او انكر صحبة الصديق (شامی ج ۳ ص ۲۹۴ ۱۲۸۸ ھ)۔

علامہ موصوف نے دوسرے مقام پر اسی کتاب میں شیعوں کو مرتد اور واجب القتل لکھا ہے فانه مرتد يقتل ص ۶۸۳ جلد دوم شامی مطبوعہ ۱۲۸۸ ھ۔

جو کلام اللہ کی تحریف کا قائل ہو وہ مرتد اور کافر ہے اہل کتاب بھی نہیں، ان سے مناکحت اور تعلقات رکھنا اشد حرام ہیں۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ان الذين يحادون الله ورسوله اولئك في الاذلين ... لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا اباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشيرتهم جو اللہ اور رسول کا مقابلہ کرتے ہیں وہ بہت زیادہ ذلیل وخوار ہیں اللہ اور آخرت پر ایمان لانے والوں سے آپ کسی ایک شخص کو بھی نہیں پاؤ گے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی کرے جو اللہ اور رسول کے دشمن ہوں اگرچہ وہ ان کے باپ، بیٹے بھائی اور اہل کنبہ کیوں نہ ہوں (پ ۲۸ س ۵۸ القرآن) لہذا شادی غمی جنازہ میں شرکت نہ کی جائے ایسے عقیدہ کے شیعہ کافر ہی نہیں بلکہ اکفر ہیں۔

ریاض الدین عفی عنہ مفتی دار العلوم دیوبند ۱۰ صفر ۱۳۴۷ھ

۳۔ مقاصد مذکورہ فی السؤال کے روافض صرف مرتد اور کافر، خارج از اسلام

Scanned with CamScanner

ہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی ہیں [illegible]
نکلیں گے مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے جمیع مراسم اسلامیہ ترک کرنا چاہئیں [illegible]
مناکحت کیونکہ اس میں خود یا دوسروں کو زنا اور فواحش میں مبتلا کرنا ہے -
اعاذنا اللہ وسائر المسلمین من جمیع المعاصی -

بندہ محمد مرتضیٰ حسن ناظم شعبہ تعلیمات دارالعلوم دیوبند

۴ - فرق الروافض کثیرة عقائدهم شتی وظنون باطلة فمنها ما یوجب تکفیرهم (کشیعة اثناعشریة) وعدم الصحبة معهم بل عدم جواز جمیع المراسم الاسلامیة خذلهم الله تعالیٰ - شیعہ روافض کے متعلق فرماتے ہیں اور ان کے مختلف عقائد اور ظنون باطل ہیں - بعضوں کی تکفیر واجب ہے جیسے اثناعشریہ شیعہ ہیں اس لئے ان سے مناکحت ناجائز بلکہ جمیع مراسم اسلامیہ کا ترک کرنا ضروری ہے -

محمد اعزاز علی مدرس ادب وفقہ دارالعلوم دیوبند

۵ - شیعہ اثناعشریہ کافر اور مرتد ہیں کیونکہ یہ تحریف قرآن کے قائل ہیں فقط

مفتی محمد عبدالعزیز خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ مصنف نبراس الساری

۶ - شیعہ اپنے عقائد کی بنا پر خارج از اسلام اور کافر ہیں لہٰذا ان سے مراسم اسلامیہ مثلاً ۱ مناکحت کرنا ۲ ان کا ذبیحہ استعمال کرنا ۳ ان کا جنازہ پڑھنا ۴ ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا ۵ قربانی میں ان کو شریک کرنا ۶ ان کو اپنے نکاحوں میں گواہ بنانا ۷ ان سے مسجد کے لئے چندہ لینا وغیرہ کا ترک کرنا واجب ہے - جو شخص شیعوں سے ترک مراسم نہیں کرتا وہ اسلام سے خارج اور انہی کی مثل کافر ہے فهو کافر مثلهم فقط - واللہ تعالیٰ اعلم

مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

۷۔ شیعہ رافضی کافر ہیں کیونکہ وہ قذف ام المومنین اور سب الشیخین کے علاوہ تحریف فی القرآن کے قائل ہیں کما فی کتبہم

(مفتی اعظم ہند) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ دہلی

ضمیمہ

فرقہ اثنا عشریہ رافضیہ کا کافر اور خارج از اسلام ہونا کئی وجوہات سے ثابت ہوتا ہے۔ پہلا کفر عقیدہ تحریف قرآن کا ہے جس کے سب شیعہ رافضی اگلے پچھلے امام غیر امام معصوم غیر معصوم قائل ہیں۔ ومن قول الامامیہ کلہا قدیما او حدیثا ان القرآن مبدل زید فیہ مالیس منہ ونقص فیہ کثیر و بدل منہ کثیر (الملل والنحل ج ۳)۔ تمام امامیہ خواہ متقدمین ہوں یا متاخرین سب کا یہی قول ہے کہ قرآن بدلا گیا ہے اور اس میں ایسی چیزیں بڑھائی گئی ہیں جو اصل قرآن میں نہیں تھیں اور اس میں جو حصہ کم ہوا ہے وہ بھی بہت ہے اور جو بدلا گیا ہے وہ بھی بہت ہے

لہذا شیعہ بالاجماع کافر ہیں۔

دوسرا کفر شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو بداء ہو جایا کرتا ہے یعنی علم الٰہی میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عواقب امور سے جاہل ہیں (معاذ اللہ)۔ مصنف اصول کافی نے ائمہ معصومین کی متعدد روایات پیش کی ہیں بلکہ اس عنوان کا باب قائم کیا ہے "باب البداء" امام علی رضا کے منہ سے یہ الفاظ بھی کہلوائے ہیں :۔ ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر و ان یقر اللہ بالبداء اللہ تعالیٰ نے کبھی کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر تحریم خمر اور اقرار بالبداء کے ساتھ۔ (اصول کافی ص۸۶)۔

Scanned with CamScanner

تیسرا کفر سب شیخین اور تہمت حضرت بی بی عائشہ ؓ ... [illegible]

مؤلفین فتاویٰ عالمگیری لکھتے ہیں الرافضی اذا کان یسب الشیخین ... [illegible]

العیاذ باللہ فھو کافر ...... کذلک من انکر امامۃ الصدیق ... [illegible]

کذلک من انکر خلافۃ عمر فی اصح الاقوال حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ ... [illegible]

اور لعنت کرنے والا شیعہ رافضی کافر ہے اسی طرح امامت شیخین کا منکر کافر ہے

(فتاویٰ عالمگیری ص۲۶۴ ج۲ شامی ص۲۹۴ ج۳) . لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ

رضی اللہ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق جو حضرت بی بی عائشہ ؓ پر تہمت لگائے یا ان

کے والد کی صحابیت کا انکار کرے بلاشبہ کافر ہے (رد المحتار ص۳۰۶ ج ۳ شرح نور

ص۱۸۶ طحطاوی علی المراقی ص۱۹۸ احمد بن محمد متوفی ۱۲۱۳ھ)

شیعہ روافض کو کافر کہنا واجب ہے ، چنانچہ عالمگیری میں ہے : یجب

اکفار الروافض ..... و ھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام لاحکامھم

احکام المرتدین ، شیعہ روافض کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا

واجب ہے اور یہ لوگ دین اسلام سے بالکل خارج ہیں اور ان کا حکم بعینہ

مرتدین کا حکم ہے بلکہ جو شخص ان کو کافر نہ کہے وہ خود بے دین اور ان کی مثل کافر

ہے ۔ ومن توقف فی کفرھم فھو کافر مثلھم (عقود الدریہ شامی ص۹۲ ج۱)

چوتھا کفر شیعوں کا عقیدہ عصمت ائمہ کا ہے حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد شیعی بارہ امام تو کجا ان سے بدرجہا بالا و برتر بیشتر حضرات شیخین الصدیق

اور امہات المؤمنین تک کوئی معصوم نہیں ولیس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بشر معصوم عن ان یخطئ ۔ و نحن المسلمین لا نعتقد العصمۃ لاحد

بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکل من ادعی العصمۃ لاحد بعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو کذاب و دجال بل کافر .

Scanned with CamScanner

إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ

نوٹ :- بعض لوگ عقیدہ ختم نبوت میں شیعوں کو شریک کر لیتے ہیں ان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ شیعہ تو ختم نبوت کے کھلم کھلے منکر اور باغی ہیں چنانچہ امام الہند شاہ ولی اللہ تفہیمات الٰہیہ ص۲۴۴ پر لکھتے ہیں " درحقیقت ختم نبوت را منکرند گو بزبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم الانبیاء می گفتہ باشند پس فی الحقیقت وہ (شیعہ) ختم نبوت کے منکر ہیں اگرچہ زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہوں۔ مزید تحصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں :-

"ایرانی انقلاب ، امام خمینی اور شیعیت"

از مولانا محمد منظور نعمانی

ہر مسجد کے امام ، خطیب ، مؤذن ، مدرس ، اور اسلامی کارکن کے لئے اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے ۔

☜ رافضی کا حافظِ قرآن ہونا ناممکن ہے ☞

جو شاگرد استاد کا گستاخ ہوتا ہے عادت الٰہی یوں ہی جاری ہے کہ علم سے بہرہ ور نہیں ہوتا کیونکہ علم کی دولت بواسطہ استاد حاصل ہوتی ہے اور قرآن مجید کے استاد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں اور شیعہ صحابہ کرام کے گستاخ ہیں ان کو منافق ، کافر ، مرتد وغیرہ خطابوں سے نوازتے ہیں (معاذ اللہ)۔ تو پھر ان گستاخوں کو یہ نعمت عظمٰی کیوں کر حاصل ہو ؟

تاریخ شاہد ہے کہ شیعہ میں چودہ سو سال میں ایک بھی قرآن کا حافظ نہیں ہو سکا۔ باوجود چیلنج کے یہ لوگ ایک حافظ قرآن بھی نہیں پیش کر سکے ۔ اور سُنیوں

Scanned with CamScanner

کہ نزال قرآن و راثت میں ملا ہے، لہذا رافضی شیعوں میں ہزاروں ... ملیں گے۔

ان روافض بلادنا خارجون عن دائرۃ الاسلام قطعاً لانہم یعتقدون تحریف القرآن - تحریف القرآن عندھم ثابت بالتواتر و مروی باکثر من الفی روایۃ

ہمارے ملک کے شیعہ رافضی، عقیدہ تحریف قرآن کی بنا پر قطعاً اسلام سے خارج ہیں، تحریف قرآن کا مسئلہ شیعوں کے نزدیک روایاتِ متواترہ سے ثابت ہے، اور ان کی متبرک کتب میں تحریف کی روایات دو ہزار سے زائد ہیں۔ (احسن الفتاوی ص۲۹۶)

شیعوں کی معتبر کتابیں

جن میں موجودہ قرآن کو نہایت بے حیائی سے محرف اور ناقص ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے

نام کتاب	نام مصنف	سن وفات
اصول کافی	عدواللہ محمد بن یعقوب کلینی	۳۲۹ھ
تفسیر قمی	عدواللہ علی بن ابراھیم قمی	قرن ثالث رابع
تفسیر صافی	عدواللہ ملا محسن کاشی	——
رجال کشی	عدواللہ عبدالعزیز کشی	قرن رابع
احتجاج طبرسی	عدواللہ شیخ احمد طبرسی	——
تفسیر العیاشی	عدواللہ شیخ عیاشی	قرن ثالث رابع
بتیان	عدواللہ محمد بن نعمان شیخ مفید	۴۱۳ھ
انوار نعمانیہ	عدواللہ سید نعمت اللہ جزائری بعد	۱۰۸۹ھ
بصائر الدرجات	عدواللہ محمد بن حسن صفار	۲۹۰ھ
کتاب المثالب	عدواللہ محمد بن علی شہر آشوب	۵۸۸ھ
فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب - عدواللہ حسین نوری تقی طبرسی		۱۲۹۸ھ

Scanned with CamScanner

انتباہ

شیخ صدوق، شریف مرتضیٰ، ابو جعفر طوسی، امین الاسلام طبرسی کا سالمیت قرآن کا گیت گانا ان کو کفر سے کبھی محفوظ نہیں کر سکتا۔ اوّل اس لئے کہ ان چار شیعی ملاؤں نے اپنی تائید میں کوئی سند ائمہ معصومین میں سے پیش نہیں کی محض تقیتاً سالمیت قرآن کا ڈھونگ رچایا ہے۔ دوم اس لئے کہ ان چاروں نے ان مشائخ کے متعلق کفر کا فتویٰ نہیں دیا جو صراحتاً تحریف فی القرآن کے قائل ہیں۔ متقدمین شیعی علماء میں ان چاروں کا نہ کوئی موافق ہے لم يعرف من القدماء موافق لهم (فصل الخطاب ص۳۴) نہ متاخرین میں ص۳۴ سید نعمت اللہ جزائری نے انوار نعمانیہ فی بیان معرفت النشأة الانسانیہ میں تصریح کی ہے کہ وہ احادیث جو تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں دو ہزار سے زیادہ ہیں ان الاخبار الدالة على ذلك تزيد على الفي حديث (فصل الخطاب ص۲۲۷) نیز وہ دو ہزار سے زیادہ حدیثیں بغیر کسی ابہام کے تحریف قرآن پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں بصریحها على وقوع التحريف فی القرآن (فصل الخطاب) نیز وہ تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی دو ہزار سے زیادہ احادیث مسئلہ امامت کی احادیث سے ہرگز کم نہیں لا يقصر عن اخبار الامامة (ص۲۲۷) شیعوں کے نزدیک صرف حضرت علیؓ نے قرآن جمع کیا تھا، جس کی کل آیات سترہ ہزار تھیں سبعة عشر الف آية (اصول کافی ص۶۷۱) اور موجودہ قرآن کی کل آیات ۶۱۳۶ ہیں۔ ستة الف اٰية ومائة اٰية وست وثلثون اٰية (فصل الخطاب ص۱۶) یعنی موجودہ قرآن میں ۱۰۸۶۴ آیات صحابہ کرام نے نکال دی ہیں۔ معاذ اللہ۔ نیز اصلی قرآن سے اب شیعی دنیا خالی پڑی ہے کیونکہ وہ تو صدیوں سے امام مہدی غار میں دبائے پڑا ہے و محفوظ عند امام (ط۳) وهو عند الحجة (ص۹۷ فصل الخطاب)۔ منقول از پمفلٹ طبع کردہ شاہی پریس لکھنؤ (منہ) بعنوان "شیعہ اثنا عشریہ کے کفر و ارتداد کے متعلق علماء کرام کا متفقہ فتویٰ"

سوال از مجتہدین علماء شیعہ

اگر آپ موجودہ قرآن کی سالمیت پر ایمان رکھتے ہیں تو فرمائیے کہ شیعہ مو...
مجتہدین خصوصاً مندرجہ ذیل حضرات جو عقیدہ تحریف قرآن کے صاف طور پر قائل ہیں مومن
ہیں یا کافر؟

۱۔ محمد بن یعقوب کلینی
۲۔ ملا محسن کاشی
۳۔ علی بن ابراہیم قمی
۴۔ عبد العزیز کشی
۵۔ شیخ مفید
۶۔ مفسر عیاشی
۷۔ شیخ احمد طبرسی
۸۔ نعمت اللہ جزائری
۹۔ محمد بن صفار
۱۰۔ ابن شہر آشوب
۱۱۔ خلیل قزوینی
۱۲۔ باقر مجلسی
۱۳۔ محقق داماد
۱۴۔ مرزا علاء الدین گلستانی
۱۵۔ شیخ حسن شریف
۱۶۔ قاضی علی بن عبد العالی
۱۷۔ مولوی محمد صالح شارح کافی
۱۸۔ سید محسن کاظمی شارح وافیہ
۱۹۔ ملا اسحٰق کاتب شاھد الجنۃ
۲۰۔ معصوم حسین بن روح نوبختی سفیر ثالث
۲۱۔ فرات بن ابراہیم
۲۲۔ محمد بن عباس ماہیار
۲۳۔ حسین نوری طبرسی .... بیّنوا۔

* حضرت امام مالکؒ کا فتوٰی قاضی عیاضؒ نے کتاب الشفا میں نقل فرمایا ہے: من شتم احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر او عمر او عثمان او علیا او معاویۃ او عمرو بن العاص فان قال کانوا علی ضلال و کفر قتل وان شتمھم بغیر ھذا من مشاتمۃ الناس نکل نکالا شدیدا (۲/۳۰۸)

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ابو بکر یا عمر یا عثمان یا علی یا معاویہ یا عمرو بن العاص کسی کو گالی دے تو اگر اس نے کہا کہ یہ گمراہ اور کافر تھے تو وہ سزائے موت کا مستحق ہے اگر اس نے کوئی ایسی گالی دی جو لوگ آپس میں دیا کرتے ہیں تو اس کو سخت سزا دی جائے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین، ورثاء سید الانبیاء والمرسلین :-

اس شیعہ تبرائیہ فرقہ کی بابت جنہوں نے اہل اسلام میں اپنے وجود و بقاء کے لئے "تقیہ اور حُبِ اہل بیتؓ کو آڑ بنایا ہے اور اوباش طبیعت لوگوں کو پھانسنے کے لئے "متعہ" کو جال بنایا ہے، اس فرقہ کے لئے جو مذہب و مسلک بنایا گیا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے :-

۱۔ خلافت بلافصل کے حق علی مرتضیٰؓ تھے، اور یہی خلافت بلافصل منصوص اور اس کو اجماع اور قیاس سے بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۲۔ صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ اور عثمان غنیؓ بسلسلۂ خلافت غاصب ہیں وغیرہ خرافات اس تشتت و افتراق بین المسلمین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے "عید غدیر اور ماتمی جلوس" وغیرہ کی ایجاد کی گئی۔

۳۔ اصحاب رسول اللہ بعد رسول باستثناء تین یا چار (العیاذ باللہ) اسلام سے منحرف ہو گئے۔

۴۔ ام المومنین سیدہ عائشہؓ (العیاذ باللہ) باعصمت اور باعظمت نہ تھیں۔

۵۔ قرآن کریم (موجودہ) اللہ کا اصل کلام نہیں۔ اصلی قرآن امام غائب اپنے ساتھ لے کر غار میں پوشیدہ ہیں۔ جب تک امام غائب کا ظہور نہ ہو جہاد حقیقی لازم نہیں۔

۶۔ بارہ ائمہ معصوم ہیں بلکہ امام خمینی فرماتے ہیں :- ومن ضروریات مذہبنا ان لائمتنا مقاماً لا یبلغہ ملک مقرب ولا نبی مرسل (الحکومۃ الاسلامیہ ص۵۲) نیز یہ کہ آئمہ کی تکوینی حکومت دنیا کے ذرہ ذرہ پر نافذ ہے (ایضاً)

Scanned with CamScanner

، سجدہ کے لئے سجدہ گاہ، آذان مسنونہ اور کلمہ طیبہ میں متعصبانہ اضافہ

بھی کیا گیا ہے۔

ان عقائد شنیعہ اور رسومات بدعیہ کے باوجود یہ فرقہ مسلمان کہلانے کے قابل ہے یا نہیں؟ اگر مسلمان نہیں تو ان کا شمار مرتدین میں ہوگا یا نہیں؟ مرتد ہونے کی صورت میں مملکت اسلامیہ میں ان کو اقلیت قرار دینے کا فریضہ اہل اسلام پر عائد ہوتا ہے یا نہیں؟

بیّنوا بالسنة والكتاب توجروا يوم الحساب

المستفتی:۔ تنظیم اہل سنت شمالی علاقہ جات اندس کوہستان

الجواب

۱۔ جس فرقہ کے لوگوں کے مندرجہ بالا عقائد ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو منافق مانے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھے اور متعہ کو جو باجماع امت حرام ہے، اس کو جائز سمجھے۔ ایسے فرقہ کو ضرور بضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے۔ ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

احقر العباد مولوی محمد رمضان مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۔

جن لوگوں کے ایسے عقائد ہیں جیسے استفتاء میں لکھے گئے ہیں بلاشک وشبہ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ ان کا غیر مسلم قرار پانا ان کے زندیق وملحد ہونے کی صورت میں ہوگا۔ ملحد وزندیق وہی لوگ ہیں جو ضروریاتِ دین کا نام لیں لیکن ضروریاتِ دین کے منکر ہوں، جیسے قادیانی مرزائی اور دوسرے بد دین۔ جو اللہ تعالیٰ، رسول اللہؐ یا شریعت مطہرہ پر ایمان بھی ظاہر کرتے ہیں مگر ان کی شان میں کھلی تنقیص بھی کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

اس قسم کے لوگ در حقیقت اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ علماء دین اور اسلامی حکومت ان پر حق واضح کریں تاکہ حجت تمام ہو۔ اگر باز آجائیں تو انہی کا فائدہ ورنہ ان کا خاتمہ کرنا بھی حکومتِ اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ اقلیت قرار دینے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔

فقط

مفتی غلام سرور قادری (ممبر) مرکزی زکوٰۃ کونسل اسلام آباد

دارالعلوم غوثیہ رجسٹرڈ مین مارکیٹ گلبرگ، لاہور

الجواب هو الموفق للصواب

۳۔ جو شخص یا گروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عفت و عصمت میں طعن کرتا ہے وہ سورہ نور کی ان آیات کا منکر ہے جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت بیان کی گئی، اور قرآن کا منکر کافر ہے۔ اور جو شخص موجودہ قرآن کو کلام اللہ نہیں مانتا وہ قرآن کریم کی آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا منکر ہوتا ہے اور معصوم صرف انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ ہیں اور خلافت اسی طرح حق ہے جس ترتیب پر خلفاء اربعہ کی خلافت ہوئی اور خلفاء اربعہ میں فضیلت بھی اسی ترتیب پر ہے عقائد نسفی میں ہے و افضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم علی المرتضی وخلافتهم علی هذا الترتیب ایضا رضی اللہ تعالی عنهم۔ حضرات ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو غاصب کہنا غلط اور گمراہی ہے۔ کیونکہ انہوں نے خلافت خود حاصل نہیں کی، بلکہ ان کو مہاجرین اور انصار نے متفقہ طور پر خلیفہ منتخب کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے بیعت سرعام کی تھی۔ صحابہ کو بُرا کہنا اور گمراہ قرار دینے والا خود کو لعنت کا مستحق قرار دیتا ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی

فتولوا لعنة الله تعالیٰ شترکم

بخاری ومسلم کی متفق علیہ روایت ہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ

قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق

مثل اُحُدٍ ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہٗ - پس استفتاء میں

مذکورہ غلط عقائد اور گمراہ کن نظریات رکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں

ہو سکتا - ایسے شخص یا گروہ سے مسلمانوں کو تعلق رکھنا، ان کے جلسوں اور جلوسوں

میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے بحکم قرآن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم

الظالمین - مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کو اپنے معاشرہ سے خارج کر دیں اور ان

کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں -

فقط، واللہ اعلم بالصواب

عبداللطیف

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ لاہور

۴ - مفتی ممتاز احمد صاحب، نائب مفتی دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور فرماتے ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بہرحال شیعہ حضرات تحریف قرآن کا اعتقاد رکھتے ہیں - اس پردہ میں قرآن پاک

کی قرآنیت سے انکار کرتے ہیں - ثبوت کے لئے دیکھیں صافی شرح کافی ص ۶۵/۶۶ مراد بقرآن -

قرآن محفوظ نزد آئمہ علیہم السلام است کہ ہفدہ (۱۷) ہزار آیت است ، یعنی قرآن سے مراد

وہ قرآن ہے جو کہ آئمہ علیہم السلام کے پاس محفوظ ہے اور جس کی سترہ ہزار آیتیں

ہیں - پس یہ موجودہ قرآن جس کی (۶۶۶۶) چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں - یہ

قرآن نہیں - اس پر ایمان بھی ضروری نہ ہوا - ان کے نزدیک یہ موجودہ قرآن، قرآن ہی

نہیں - چند کتابوں کے نام اور ان کے صفحات درج ہیں جن سے یہ مسئلہ محقق ہو

Scanned with CamScanner

ملے گا ۱ —

(۱) احتجاج طبرسی (ایران) صد ۱۲۸ (۲) فصل الخطاب علامہ نوری صد ۱ (۳) [illegible] ۱۰

(۴) اصول کافی صد ۶۷ (۵) تفسیر صافی مقدمہ ششم صد ۱ (۶) تفسیر قمی رونقۃ طبع صد ۱۵ ، ۴

(۷) اصول کافی صد ۱۲۶ ، صد ۴۴۹ ۔ اصول کافی ایسی کتاب ہے جو اس مضمون سے بھری پڑی ہے، اب ان چار عالموں کا حال سنیئے یا اور جو بھی یہ دعوی کریں کہ ہم موجودہ قرآن کو مانتے ہیں یہ کہنا از راہ تقیہ ہے کیونکہ تقیہ ان کے نزدیک ایمان کا جزو ہے ۔ (اصول کافی صد ۴۸۲) لا دین لمن لا تقیہ لہ صد ۴۸۴ لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ ۔

معلوم ہوا جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے بے ایمان ہے ۔ احتجاج طبرسی (صد ۱۲۸ ایران) لو شرحت لك كل ما اسقط وحرّف وبدّل ومما يجري هذا المجرى لطال وظهر ما تحظر التقية اظهاره ۔ یعنی قرآن سے جو کچھ بظاہر نکالا گیا یا اس میں تحریف و ردّ و بدل وغیرہ کی گئی ہے، اگر میں ان سب کو بیان کروں تو بات لمبی ہو جاتی ہے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا ۔ خلاصہ یہ کہ :-

ضروریات دین کا انکار کفر ہے ۔ اور ضروریات دین میں سے قرآن اعلیٰ اور ارفع ہے ۔ شیعہ بلا تفریق کیا ان کے متقدمین کیا ان کے متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے معتقد ہیں ۔ قرآن کی قرآنیت کے منکر ایسے لوگوں کے خارج از اسلام ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے ؟ اقرار کا اعتبار اس لئے نہیں کہ تقیہ ان کے ہاں عبادت ہے ۔ پس اقرار پر کیسے اعتبار کر لیا جائے ۔ (واللہ اعلم)

مفتی ممتاز احمد (دارالافتاء جامعہ اشرفیہ ، لاہور)

الجواب صحیح ۔ محمد مالک کاندھلوی

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ ۔ لاھور

Scanned with CamScanner

استفتاء

تبرائی، رافضی شیعہ اثنا عشریہ جن کی معتبر کتابوں میں جن سے وہ اپنے احکام و مسائل اخذ کرتے ہیں یہ مذکور ہے کہ موجودہ قرآن مجید محرف اور مبدل ہے اور اس میں کمی بیشی کی گئی ہے اور ان کی روایات متواترہ صحیحہ کے مطابق شیعہ مشائخ کا اعتقاد ہے کہ موجودہ قرآن کامل مکمل نہیں بلکہ محرف، مبدل و متغیر ہے اور شیعوں نے لکھا ہے کہ ہماری زائد از زائد دو ہزار روایتیں تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں: ان الاخبار الدالة علی ذلك تزید علی الفی حدیث (فصل الخطاب ص ۲۵۱)

اور شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اصلی قرآن اور پورا قرآن امام مہدی کے پاس ہے جب امام مہدی آئیں گے۔

امام محمد باقر نے فرمایا: "چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ کند تا بر او حد بزند" (حق الیقین ص ۳۴۷، حیات القلوب ص ۶۱۱ ج ۲)

اور حضرت عباس و عقیل کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کا ایمان پورا نہیں تھا، ضعیف الیقین اور ذلیل النفس تھے۔ (حیات القلوب ص ۶۱۸ - ۶۱۹ ج ۲)

اب ان عبارات اور عقائد کی موجودگی میں یہ مسلمان ہیں یا کافر؟ ان کے ساتھ مناکحت جائز ہے یا نہیں؟ ان کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز اگر شیعہ تعمیر مسجد کے لئے چندہ دیں تو ان سے وصول کیا جائے یا نہ؟ بینوا و توجروا

الجواب

رافضی تبرائی شیعہ جن کی معتبر کتابوں میں مذکورہ عبارات ہیں، خارج از اسلام ہیں، جن علماء نے ان کی تکفیر میں تامل کیا ہے ان کو ان کے تقیہ اور کتمان کی وجہ سے

Scanned with CamScanner

حقیقت کا انہیں معلوم نہیں ہوتی۔ مگر اب ان کی کتابیں چھپ چکی ہیں [illegible]
کی حقیقت منکشف ہوگئی ہے اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو چکے ہیں۔
ضروریاتِ دین کا انکار قطعاً کفر ہے۔ قرآن شریف ضروریاتِ دین میں سے اعلیٰ وارفع چیز ہے
ان کی کتابوں میں معتبر، صحیح اور متواتر زائد از دو ہزار روایتیں پائی جاتی ہیں کہ موجودہ قرآن
پورا نہیں۔ ایک صحیح واضح روایت بھی کسی ایک امام سے نہیں ملتی جو اس بات پر دلالت کرے
کہ موجودہ قرآن کامل مکمل صحیح ہے۔

المختصر شیعی تبرائیوں رافضیوں کا کفر بر بناء عقیدہ تحریف قرآن محل تردد نہیں۔ اس
کے علاوہ دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں مثلاً عقیدہ بداء و قذف ام المؤمنین وغیرہ۔ لہٰذا شیعوں
رافضیوں سے مناکحت ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام ہے اور ان کا چندہ لینا ناجائز اور ان کا
جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ سنی کے جنازہ میں بددعا
کرتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ ابوبکر (رض) کو پہلا خلیفہ مانتے ہیں کتے اور
ولدالزنا سے بدتر ہیں ان کی کتاب فروع کافی کتاب الروضہ مطبوعہ لکھنؤ صـ۱۳۵، مطبوعہ تہران
صـ۲۸۵ پر ہے کہ: ان الناس کلھم اولاد بغایا ماخلا شیعتنا۔ اور تفسیر برہان جزء ۲
صـ۸۰ پر بھی یہی الفاظ ہیں۔

۱۵ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ

(مولانا) عبدالستار تونسوی صدر تنظیم اہلسنت پاکستان

اس میں شک نہیں کہ کلمہ گو کو کافر کہنا بہت سخت کام ہے۔ ہمارے نزدیک امام
ابوحنیفہؒ نے بڑی تاکید کے ساتھ ہدایت کی ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے جب تک کہ
ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا انکار ان سے صادر نہ ہو جائے، لہٰذا جب شیعہ رافضی
عقیدہ تحریف قرآن اور بداء عصمۃ ائمہ توہین ملائکہ وغیرہ کے مرتکب ہوئے تو علمائے سلف
نے بھی ان کو کافر اور خارج از اسلام کہا۔

امام العلماء والصوفیا عبدالقادر جیلانیؒ حنبلی مفتی اعظم بغداد متوفی ۵۶۱ھ

یہ شیعی عقائد کفریہ مثل تحریف قرآن، عصمت آئمہ، توہین الانبیاء وغیرہ ...
کو کافر اور خارج از اسلام و ایمان کہا ہے (... علی الذ ...)
اسلام و فارقوا الایمان) غنیۃ الطالبین ص ...

ماخوذ: "تبیان البیان"

مرتبہ قاضی عبدالرزاق، خطیب مرکزی جامع مسجد ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ :-

از سیتا پور : مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب - ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا ان کے بعض بنی عم تبرائی رافضی ہیں وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں - اس صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

بینوا و توجروا !

الجواب

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے !
کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں - ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے - ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے - معاذ اللہ - مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہرالہی ہے - اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا - اولاد ولدالزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی - اگرچہ اولاد بھی سنی ہو کہ شرعاً ولدالزنا کا باپ کوئی نہیں - عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں

Scanned with CamScanner

رافضی اپنے کسی قریب سنّی کا باپ بیٹا ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنّی تو سنّی
مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ
حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔
جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہوکر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں
شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو
ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوے کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر
عمل کرکے سچے پکے مسلمان سنّی بنیں۔ و باللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم
واحکم۔

کتبہ (۱۳۰۱ھ)

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

(عبد المصطفیٰ احمد رضا خان محمدی سنّی حنفی قادری)

۱۳۲۰ھ

ماخوذ : ردّ الرّفضہ

تصنیف لطیف، عالم اہل سنت، مفتی شریعت حضرۃ مولانا احمد رضا خان بریلوی

قدس سرہ العزیز، نور اللہ مرقدہٗ

باہتمام مولانا مولوی عبدالسلام صاحب باندوی۔ صدر انجمن امانت الاسلام

کراچی (بار پنجم)

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ حنبلی متوفی ۷۲۸ھ "الصارم المسلول" ص ۵۷۰ میں فرماتے ہیں

قال ابوبکر بن ھانی لا توکل ذبیحۃ الرافضۃ والقدریۃ کما لا توکل ذبیحۃ المرتد مع انہ توکل ذبیحۃ الکتابی۔ لان ھؤلا یقومون مقام المرتد۔ امام ابوبکر ہانی نے فرمایا کہ روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں جیسے کہ مرتد کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں حالانکہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم سے یہ مرتدین ہیں

Scanned with CamScanner

سوال :۔ فرقہ شیعہ [illegible] اپنے اعتقاد [illegible]

جواب :۔ حضرت علی رضی اللہ [illegible] خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم [illegible]

سے ثابت ہے بموجب ارشاد باری تعالیٰ: والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ واعد لہم جنت تجری تحتہا الانہٰر خلدین فیہا ابدا ذلک الفوز العظیم ۔ اس آیۃ شریفہ سے روز روشن کیطرح ثابت ہے کہ خلفائے ثلاثہ وغیرہ صحابہ مہاجرین رضی اللہ عنہم کو کافر و منافق کہنا، ان کو سب و شتم کرنا، ان کو دائمی دوزخی بتانا قرآن شریف کی تکذیب ہے اور یہ کہنا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد مرتد ہو گئے تھے یا پہلے ہی سے منافق تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کو جنتی بتا کر ان کو بشارت بھی دی اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع نہ کیا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم کیسے ہوئے اور اگر اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم نہ تھا تو یہ اللہ تعالیٰ کی تجہیل ہے ۔ بہرحال خلفاء ثلاثہ کے بارہ میں ایسے ناپاک خیالات صراحتاً کفر ہیں ۔

اب فیصلہ قارئین کرام کے اختیار میں ہے ۔ جن کو اللہ عالم الغیب نے دائمی جنتی بتایا ان کو دوزخی کہنا دعوائے علم الغیب اور قرآن پاک کی تکذیب ہے ۔ کیا اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر و نفاق کا علم نہ تھا ۔ نیز جو ادلہ خلفائے ثلاثہ کے ایماندار اور جنتی ہونے کے ہیں اگر وہ صحیح نہیں ہیں تو پھر حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور جن کو شیعہ اپنا پیشوا اور جنتی جانتے ہیں، سوائے ان کے ایمان اور اخلاص کے اور کچھ بھی نہیں ۔ ومن ادعی فعلیہ البیان بالبرہان و دونہ خرط القتاد ۔

ابو سعید شرف الدین دہلوی

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ صہ ۱۹۰ - ۱۹۱ ، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنۃ لاہور)

ایک اور مشہور اہل حدیث عالم علامہ احسان الٰہی ظہیر یوں رقمطراز ہیں :۔

شیعوں نے حال ہی میں مسلم ممالک میں ایسا لٹریچر کثیر تعداد میں تقسیم کروایا ہے جو جھوٹ (تقیہ) کی بنیاد پر پروپیگنڈا کرتا ہے کہ شیعہ اہل سنت کے قریب ہیں حالانکہ یہ اہل سنت کو گمراہ کرنے کے ہتھکنڈے ہیں ۔ ملاحظہ ہو ان کا عقیدۂ بداء ، تحریف قرآن، حضرت علیؓ اور انکی اولاد مرتبہ میں رسول اللہ سے افضل ہے وغیرہ ۔ صحابہ کرام جو کہ دین کے اوّلیں مبلغ تھے ان کے بارے میں انکا عقیدہ ہے کہ وہ سازشی اور مرتد تھے اور ازواج مطہرات مع حضرت عائشہ

Scanned with CamScanner

صدیقہ جن کی پاکدامنی کی شہادت قرآن میں درج ہے' شیعوں کے نزدیک اللہ اور اس کے رسولؐ کی باغی تھیں اور آئمہ اہلِ سنت مثلاً امام مالکؒ، ابوحنیفہؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور بخاریؒ کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ غیر مومن اور مردود تھے۔ لعنت ہو ایسے شیعہ سنی اتحاد پر جس میں رسول اللہؐ کی آن و شان، صحابہ کی عظمت اور امہات المؤمنین کی عزت و آبرو کا سودا ہو۔

ترجمہ ماخوذ از "THE SHIITES & THE SUNNAH" صـ۸ تا صـ۱۰

O

حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ سجادہ نشین گولڑہ شریف راولپنڈی سے شیعوں کے بارے میں سوال عرض کیا گیا تو فرمایا :۔

"جس شخص یا فرقہ میں یہ اوصاف ہوں، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے' ایسے شخص یا گمراہ فرقہ سے حسبِ اقتضائے الحب للہ والبغض للہ خلط ملط اور راہ و رسم رکھنا منع ہے۔ شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) کو برا کہنے والا جمہور المسلمین کے نزدیک کافر ہے اور قرآن کریم کا منکر اور تحریک کنندہ بھی مسلمانی سے خارج ہے۔ ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔ (ماخوذ از کتاب آفتاب ہدایت)

(ماخوذ از کتاب آفتاب ہدایت مطبوعہ مدنی مسجد گوال)

حضرت پیر [illegible] صاحب سیالویؒ نے ایک کتاب "مذہب شیعہ" تحریر فرمائی ہے۔ اور حضرت کا یہ فرمان تو بہت ہی مشہور و معروف ہے۔

کہ اگر اوپر بہتے ہوئے پانی سے سؤر (خنزیر) پانی پی لے تو اس سے وضو جائز ہے۔ مگر اگر شیعہ وہاں سے پانی پی لے تو وضو جائز نہیں کیونکہ وہ دشمن صحابہؓ ہے۔

Scanned with CamScanner

ایک ضروری وضاحت
(از مولانا محمد منظور نعمانی لکھنؤ)

ناچیز راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعت" کا مطالعہ کرنے کے بعد بعض اچھے اصحاب علم و دانش نے لکھا ہے کہ جب اثنا عشریہ کے عقائد وہ ہیں جو ان کی مسلم و مستند کتابوں اور خود خمینی صاحب کی تصانیف سے اس کتاب میں نقل کئے گئے ہیں تو حضرات علمائے کرام نے ان کے خارج از اسلام ہونے کا اس طرح فیصلہ کیوں نہیں کیا جس طرح قادیانیوں کے بارے میں فیصلہ کیا گیا؟ ـــــ ان حضرات کے لئے جنہوں نے میری کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعت" کا مطالعہ فرمایا ہے اس کا سمجھنا آسان ہوگا کہ شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد کے باوجود (جو یقیناً موجب کفر ہیں) متقدمین اور متاخرین علمائے اسلام کی طرف سے ان کے خارج از اسلام ہونے کا اجتماعی اور اتفاقی فیصلہ کیوں نہیں کیا جا سکا۔

جہاں تک ہمارے علمائے متقدمین کا تعلق ہے، میری کتاب میں تفصیل سے لکھا جا چکا ہے کہ شیعہ مذہب میں کتمان (اپنے دین و مذہب کو چھپانے) کا اور تقیہ کا جو تاکیدی حکم ہے اس کی وجہ سے شیعوں کے عقائد اور ان کی بنیادی کتابوں سے ہمارے علمائے متقدمین بالکل واقف نہ ہو سکے بعد میں جب پریس کا دور آیا، اور ان کی وہ کتابیں چھپ گئیں تب بھی (باستثنائے شاذ و نادر) ہمارے علمائے اہلسنت نے ان کے مطالعہ کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی۔ راقم سطور کو مختلف مدارس میں اپنی تعلیم کے ابتدائی، وسطانی اور آخری مراحل میں جن حضرات اساتذہ سے استفادے اور تلمذ کی سعادت حاصل ہوئی، ان کی تعداد ۳۰/۴۰ سے کم نہ ہوگی۔ میں نے ان میں سے کسی کے درس میں محسوس نہیں کیا کہ انہوں نے مذہب شیعہ اور ان کی بنیادی کتابوں کا مطالعہ فرمایا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کو کبھی اس کی ضرورت پیش نہیں آئی جسطرح کہ خوارج، معتزلہ مرجیہ وغیرہ فرقوں کی کتابوں کے مطالعہ کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

جن اکابر علماء کو اس عاجز نے پایا ان میں صرف حضرت مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی

Scanned with CamScanner

علیہ الرحمۃ کو دیکھا کہ انہوں نے شیعہ مذہب اور اس [illegible]

[illegible] فرمایا تھا اور اس مطالعہ سے اس فرقہ کی دوسری بہت سی گمراہیوں کے علاوہ [illegible]

گزرا ہے وہ بھی روز روشن کی طرح مولانا ممدوح کے سامنے آئے۔

ایک بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست دینی تعلیم و تربیت پانے والے وہ تمام صحابہ جنہوں نے حضرات خلفائے ثلاثہ کو خلیفہ برحق مانا اور ان کے ساتھ تعاون کیا (یعنی تمام تر مہاجرین و انصار) سب ایمان سے محروم خالص منافق تھے۔ صرف حضرت علیؓ اور ان کے چند ساتھی (جن کی تعداد دس بھی نہ تھی) مومن تھے، لیکن ساتھ ہی ایسے تقیہ باز تھے کہ خلفائے ثلاثہ کے پورے ۲۴ سال دور خلافت میں یقین کے ساتھ یہ جاننے کے باوجود کہ یہ مومن نہیں خالص منافق ہیں، ازراہ تقیہ برابر ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے اور وفاداری و تعاون کا اظہار کرتے رہے۔

الغرض شیعہ مذہب کی بنیادی کتابوں کے مطالعہ سے یہ بات آفتاب نیمروزہ کی طرح حضرت مولانا کے سامنے آگئی کہ شیعہ حضرات کے نزدیک صحابہ کرام کی پوری جماعت میں کوئی بھی قابل اعتبار، صداقت شعار نہیں تھا، یا منافقین تھے یا تقیہ باز مومنین۔ اس عقیدہ کا لازمی اور بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ دین اسلام کی کوئی بات بھی قابل اعتبار نہیں رہتی کیونکہ سارا دین ان ہی صحابہ کرام کے ذریعہ بعد کی امت کو ملا ہے۔ اور موجودہ قرآن بھی قابل اعتبار نہیں کیونکہ وہ بھی امت کو صحابہ کرام ہی سے ملا ہے اس لئے اس عقیدہ کے ہوتے ہوئے قرآن پر ایمان کا عقلی امکان بھی نہیں۔

دوسری بات اس مطالعہ سے حضرت مولانا کے سامنے یہ آئی کہ شیعہ مذہب کی ان بنیادی کتابوں میں جن پر اس مذہب کی بنیاد ہے ایک دو، دس بیس، سو دو سو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں وہ روایتیں ہیں جن میں ان کے ائمہ معصومین نے اس قرآن کو محرف بتلایا ہے اور ان کے ان علمائے متقدمین نے جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں، ان روایات کے مطابق قرآن کے محرف ہونے کے ثبوت میں مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ ان سب کے مطالعہ کے بعد یقین کے ساتھ یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ کسی شیعہ کیلئے اپنے مذہب کی رو سے اس کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ قرآن

Scanned with CamScanner

کو محرف نہ سمجھے ، ہاں تقیہ کے طور پر تحریف کے عقیدہ سے انکار کر سکتا ہے ۔

شیعہ مذہب اور شیعوں سے متعلق ان دو باتوں کے سامنے آجانے کے بعد حضرت مولانا علیہ الرحمۃ نے اپنا دینی فریضہ سمجھا کہ خواص وعوام اہلسنت کو شیعوں کے ان عقائد اور شیعہ مذہب کی حقیقت سے واقف کرانے کی امکانی کوشش کی جائے ، چنانچہ مولانا نے اپنی زندگی اس مقصد اور اس کام کے لئے گویا وقف کردی ۔ توفیق الٰہی ان کی رفیق ہوئی اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ کام لیا جو اس راہ میں ہمیشہ امت کی راہنمائی کرتا رہے گا ۔

اس سلسلہ میں مولانا نے اس کی بھی ضرورت محسوس فرمائی کہ شیعہ اثناء عشریہ کے خارج از اسلام ہونے کے بارے میں ایک فتوٰی مرتب کیا جائے ، اور دوسرے حضرات علماء کرام واصحاب فتوٰی کی تصدیقات کے ساتھ اس کو شائع کیا جائے ۔ چنانچہ آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے مولانا نے ایک سوال کے جواب میں وہ فتوٰی خود لکھا اور اس دور کے اکابر علماء واصحاب فتوٰی کی تصدیق کے ساتھ وہ پہلی دفعہ بعنوان "شیعہ اثناعشریہ کے کفر وارتداد کے متعلق علمائے کرام کا متفقہ فتوٰی" شاہی پریس لکھنؤ میں طبع ہو کر شائع ہوا (یہ فتوٰی اس کتابچہ کے شروع میں درج کیا گیا ہے ۔)

یہ عاجز راقم سطور حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی علیہ الرحمۃ سے کسی درجہ میں واقف تو اپنی طالبعلمی کے زمانے سے تھا ، اس کے بعد تقریباً ۲۰ سال تک ایسا تعلق رہا کہ سفر وحضر میں ان کے شب و روز دیکھنے کا بار بار موقع ملا ۔ اپنے ذاتی علم ومشاہدہ کی بنا پر یہ عاجز شہادت دے سکتا ہے کہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ صرف راسخ العلم اور وسیع المطالعہ عالم ہی نہیں تھے بلکہ علمائے ربانیین میں سے تھے ۔ اس عاجز کا احساس واندازہ ہے کہ وہ تحریر وتقریر اور مناظرہ بھی ادائے فرض اور عبادت کی نیت سے کرتے تھے ، برصغیر کے علمائے اہل حق کو ان پر پورا پورا اعتماد تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ ہم سب کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں اسی لئے شیعہ اثناعشریہ سے متعلق ان کے اس فتوٰی کی تمام علماء کرام نے تصدیق وتوثیق کی جن کے پاس وہ اس وقت بھیجا گیا تھا ۔ (ماخوذ : ماہنامہ الفرقان لکھنؤ ، مئی ۱۹۸۶ء)

اللّٰھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ ۔

شیعہ عقیدۂ امامت کی وجہ سے ختم نبوۃ کے منکر ہیں

(مولانا محمد منظور نعمانی کی تصنیف سے اقتباسات)

شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدۂ امامت جو اس مذہب کی اساس و بنیاد ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی قطعی نفی کرتا ہے اور اس بارہ میں ان کا عقیدہ جمہور امت مسلمہ سے بالکل مختلف ہے وہ "ختم نبوۃ" اور "خاتم النبیین" کے الفاظ کے تو قائل ہیں لیکن اسکی حقیقت کے منکر ہیں۔

شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ نبوت و رسالت کا مقام و منصب اور اس سے متعلقہ سب امتیازات بلکہ ان سے بھی بالاتر مقامات و درجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے بارہ اماموں کو حاصل ہیں۔ وہ نبیوں کی طرح بندوں پر اللہ کی حجت ہیں۔ ان کے بغیر اللہ کی حجت بندوں پر قائم نہیں ہوتی وہ نبیوں ہی کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد و معصوم اور مفترض الطاعت ہیں۔ ان پر ایمان لانا اسی طرح نجات کی شرط ہے جس طرح نبیوں پر ایمان لانا شرط نجات ہے۔ ان پر فرشتوں کے ذریعہ وحی بھی آتی ہے اللہ کے احکام بھی آتے ہیں۔ ان کو معراج بھی ہوتی ہے۔ ان پر کتابیں بھی نازل ہوتی ہیں

یہ تو وہ صفات اور اللہ تعالیٰ کے وہ انعامات ہیں جن میں یہ "آئمہ معصومین" انبیاء علیہم السلام کے شریک اور ان کے برابر ہیں، لیکن اثنا عشریہ کے نزدیک ان کو ان کے علاوہ ایسے بلند مقامات اور کمالات بھی حاصل ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں۔ مثلاً یہ کہ یہ دنیا انہی کے دم سے قائم ہے اگر ایک لمحہ بھی ہماری یہ دنیا امام کے وجود سے خالی ہو جائے تو سب نیست و نابود ہو جائے۔ اور مثلاً یہ کہ ان کی پیدائش اس عام طریقہ اور عام راستہ سے نہیں ہوتی جس طریقہ اور راستہ سے عام انسانوں کی پیدائش ہوتی ہے بلکہ وہ اپنی ماؤں کی ران میں سے نکلتے ہیں اور مثلاً یہ کہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر ان کی تکوینی حکومت ہے یعنی ان کو "کن فیکون" کا اقتدار و اختیار حاصل ہے۔ اور مثلاً یہ کہ ان کو اختیار حاصل ہے کہ جس چیز یا جس عمل کو چاہیں حلال یا حرام قرار دے دیں۔ اور مثلاً یہ کہ تمام آئمہ عالم ماکان و مایکون ہیں، کوئی چیز ان سے مخفی نہیں۔ اور مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے

Scanned with CamScanner

وہ علوم بھی عطا ہوئے جو نبیوں اور فرشتوں کو بھی نہیں دیئے گئے۔ اور مثلاً یہ کہ دنیا و آخرت کے مالک و مختار ہیں جس کو چاہیں دیدیں بخشدیں اور جس کو چاہیں محروم رکھیں۔ اور مثلاً یہ کہ وہ اپنی موت کا وقت بھی جانتے ہیں اور ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ جمہور امت محمدیہ کے نزدیک یہ شان انبیاء علیہم السلام کی بھی نہیں ہے، بلکہ ان میں سے بعض تو وہ ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفات ہیں، لیکن اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے ائمہ کی یہی شان ہے اور یہ سب صفات و مقامات ان کو حاصل ہیں۔ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون۔

ائمہ کی صفات و امتیازات اور ان کے بلند مقامات و درجات کے بارے میں یہ جو کچھ لکھا گیا، وہ ان کی اصح الکتب " اصول کافی کتاب الحجۃ " کی روایات اور ان کے ائمہ معصومین کے ارشادات کا حاصل اور خلاصہ ہے۔

ان سب چیزوں کے سامنے آجانے کے بعد کسی صاحب عقل و دانش کو اس میں شک شبہ نہیں رہ سکتا کہ اثنا عشریہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کی حقیقت ختم نہیں ہوئی وہ تو امامت کے عنوان سے ترقی کے ساتھ جاری ہے۔ البتہ آپؐ کے بعد کسی کو نبی نہیں کہا جائے گا۔ بس یہی ان کے نزدیک ختم نبوت کی حقیقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیے جانے کا تقاضا ہے۔ اثنا عشری مذہب کے ترجمان اعظم ان کے خاتم المحدثین علامہ باقر مجلسی نے اپنے ائمہ معصومین کی روایات کے حوالے سے اپنی کتاب "حیات القلوب" میں صراحت اور صفائی کے ساتھ لکھا ہے کہ مرتبہ امامت بالا تراز مرتبہ پیغمبری است (امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے)۔

علامہ مجلسی کی اس عبارت سے صراحت کے ساتھ معلوم ہوگیا کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ اپنے ائمہ کی احادیث و روایات کی بنیاد پر یہ ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے، اور ہمارے زمانے کے شیعی دنیا کے امام خمینی صاحب نے بھی " الحکومۃ الاسلامیہ" میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ :- وان من ضروریات مذھبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغہ ملک مقرب ولا نبی مرسل (الحکومۃ الاسلامیہ ص۵۲ تہران) "ہمارے مذہب (شیعہ اثنا عشریہ)

کی ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ ہے کہ [illegible]

وہ مرتبہ حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔"

علامہ مجلسی اور خمینی صاحب کی ان تصریحات کے بعد اس میں شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے آئمہ کا مقام و مرتبہ انبیاء علیہم السلام سے بالاتر اور وہ ان اعلیٰ مقامات اور بلند تر درجات پر فائز ہیں جن تک کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی۔ اور یہ کہ ان آئمہ پر نبی کے لفظ کا اطلاق اس وجہ سے نہیں کیا جاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النبیین" فرمایا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ فی الحقیقت عقیدہ ختم نبوت کی قطعی نفی ہے۔

حاصل کلام

حضرات علماء کرام کی خدمت میں یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا اس کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مستند کتابوں کے مطالعہ سے یہ تین حقیقتیں ایسے یقین کے ساتھ جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں آنکھوں کے سامنے آگئیں :-

ایک یہ کہ شیخین کے بارہ میں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ (معاذ اللہ) نہ صرف یہ کہ کافر و منافق تھے بلکہ اگلی امتوں کے فرعون و ہامان و نمرود اور اس امت کے ابولہب اور ابوجہل سے بھی حتیٰ کہ شیطان مردود سے بھی بدتر درجہ کے کافر تھے اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب انہی پر ہے اور **دوسرا** یہ کہ موجودہ قرآن محرف ہے اس میں ہر طرح کی تحریف اور کمی بیشی ہوئی ہے اور یہ بعینہٖ وہ "کتاب اللہ" نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اور **تیسرا** یہ کہ ان کا عقیدۂ امامت ختم نبوت کی قطعی نفی کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے اس عقیدہ کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے حضورؐ کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

حضرات علمائے کرام کی خدمت میں گذارش

قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ ان کا کلمہ اور ان کی آذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے لیکن جب یہ بات یقین کے ساتھ سامنے آگئی کہ وہ فی الحقیقت عقیدۂ ختم نبوت کے منکر ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اگرچہ زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہیں اور اسی طرح کے ان کے دوسرے موجب کفر عقیدے غیر مشکوک طور پر سامنے آئے تو علمائے کرام نے ان کے بارہ میں کفر و ارتداد کا فیصلہ اور اس کا اعلان کرنا اپنا فرض سمجھا، اور اگر وہ یہ فرض ادا نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ کے مجرم ہوتے ____ لیکن شیعہ اثنا عشریہ کا حال یہ ہے کہ مذکورہ بالا موجب کفر عقائد کے علاوہ ان کا کلمہ الگ ہے، ان کا وضو الگ ہے، ان کی اذان اور نماز الگ ہے، زکوٰۃ کے مسائل بھی الگ ہیں (الغرض امت مسلمہ کے ساتھ ان کی کوئی قدر بھی مشترک نظر نہیں آتی۔ ناشر)۔ بہرحال حضرات علمائے کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی علمی و دینی ذمہ داری اور عنداللہ مسئولیت کو پیش نظر رکھ کر اثنا عشریہ کے کفر و اسلام کے بارہ میں فیصلہ فرمائیں۔

بلاشبہ اپنے کو مسلمان کہنے والے کسی کلمہ گو شخص یا فرقہ کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینے کا فیصلہ بڑا سنگین ہے اور خطرناک کام ہے اور اس بارے آخری حد تک احتیاط کرنا علماء کرام کا فرض ہے۔ لیکن اسی طرح جس شخص یا فرقہ کے ایسے عقائد یقین کے ساتھ سامنے آجائیں جو موجب کفر ہوں تو عام مسلمانوں کے دین کی حفاظت کے لئے اس کے بارہ میں کفر و ارتداد کا فیصلہ اور اعلان کرنا بھی علمائے دین کا فرض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کے نازک ترین وقت میں منکرین زکوٰۃ اور مسیلمہ وغیرہ مدعیان نبوت اور ان کے متبعین کے بارے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو فیصلہ فرمایا اور جو طرز عمل اختیار کیا وہ آپ کیلئے تاقیامت رہنما ہے۔ اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

(ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ اگست ۱۹۸۵ء)

Scanned with CamScanner

دارالافتاء وارشاد ۔ ناظم آباد کراچی کا فتویٰ

شیعہ قطعی طور پر کافر، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

عبدالرحیم ۔ نائب مفتی دارالافتاء وارشاد

۲۱ر محرم ۱۴۰۶ھ

دعوت فکر:

حضرات گرامی! آپ نے شیعت کے عقائد ونظریات کا اندازہ اس مختصر سے جائزہ سے لگا لیا ہوگا ۔ یہ وہ مذہب ہے جس کے زمانہ حال کے عظیم داعی خمینی صاحب ہیں اور یہ وہ " انقلابی لیڈر" ہیں ۔ جنکے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ نہ شیعہ ہیں اور نہ سُنّی ، وہ تو عالم اسلام کے اتحاد کے داعی ہیں ....

.... مگر خود ایران میں ان کے دور میں سُنّی مسلم اقلیت پر جو گزر رہی ہے باعث عبرت ہے !

اب

عوام فیصلہ کریں

کہ

شیعہ کیسے مسلمان ہیں؟

ایران میں اہلِ سُنّت کی حالتِ زار

خمینی کی موجودہ حکومت [illegible]
اہلِ سُنّت کے حالات سے تو کوئی شخص لاعلم نہیں ہے [illegible]
ہیں۔ ایران میں ۳۲ فی صد سُنّی آبادی کے باوجود فوج میں ایک بھی سُنّی جرنیل نہیں [illegible]
وزیر سفیروں میں سے نہیں بڑے اداروں میں کلیدی اسامیوں پر ایک سُنّی بھی نہیں [illegible]
اڑھائی صد نشستوں میں سے صرف بارہ نشستیں سُنّیوں کو دیں اور وہ بھی اپنے چمچے [illegible]
جہاں ستر لاکھ کی آبادی ہے اور جس شہر میں عیسائیوں، یہودیوں، زرتشتیوں، ہندوؤں اور
سکھوں تک کی عبادت گاہیں موجود ہیں، وہاں اہلِ سُنّت کو جو وہاں تقریباً ۱۰ لاکھ ہیں ایک مسجد
بنانے کی اجازت نہیں۔ ۱۹۸۰ء میں خمینی نے اہلِ سُنّت سے مسجد کے لیے زمین دینے کا وعدہ کیا
جب اہلِ سنت نے تین لاکھ تومان ایران کے قومی بنک میں جمع کرا دیئے تو خمینی کے حکم پر یہ رقم
غصب کر لی گئی۔ ستر سال سے نمازِ عید حکومت سے خصوصی اجازت لے کر اہلِ سُنّت تہران کے
گراؤنڈ میں پڑھتے تھے، جون ۱۹۸۰ء میں خمینی نے لاٹھی چارج کرا کر سُنّی نمازیوں کو میدان سے بھگا دیا
اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سنیوں پر سرِعام نماز باجماعت کی پابندی لگا دی۔

ہم طوالت کے خوف سے اِن باتوں میں جانے کی کوشش نہیں کریں گے البتہ اتنا ضرور کہیں گے کہ خمینی کا انقلاب اسلام سے بہت دُور ہے اور وہاں کے سُنّی مسلمان ظلم و ستم کی چکی میں پھنسے ہوئے ہیں، بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ایران اہلِ سُنّت کے لیے قبرستان اور مجاہدین و احرار کے لیے جیل کی کوٹھڑی بن چکا ہے۔

اور ان مسائل کی روشنی میں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ خمینی جو بظاہر وحدت و اتحاد کا داعی بنا ہوا ہے صرف سُنّی عوام کو دھوکا دینے اور شیعہ مذہب کو سُنّی مذہب پر مسلط کرنے کی غرض سے خمینی جو فرماتے ہیں کہ جو شیعہ سُنّی میں تفرقہ ڈالے وہ نہ سُنّی ہے نہ شیعہ، بلکہ وہ امریکہ اور رُوس کا ایجنٹ ہے تو اِس اصول کے تحت یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ خمینی خود بھی اِن دونوں قوتوں میں سے کسی ایک کے ایجنٹ ہیں۔ (ماخوذ از پمفلٹ اُستاذ خمینی)

Scanned with CamScanner